اعجاز رقم

حصّہ اول

۴۶ صفحہ

یعنی اصول و قواعد فن خوشنویسی

جسکو

حسب ایماے گرامی منبع فضائل و مجمع محاسن جناب آنریبل راے بہادر
منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہم و اجلالہم
اُستاد باکمال خطاطِ بے مثال سرآمد خوشنویسانِ روزگار منشی شمس الدین اعجاز رقم نے
بغرض رہنمائی شائقین و متعلمین فنّ خوشنویسی مدوّن فرمایا اور دلی خلوص و
خوش اعتقادی سے بابو بشن نرائن صاحب بھارگو کے نام نامی پر معنون کیا

بکمال اہتمام و انتظام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

نومبر سنہ ۱۹۱۶ء

اعجاز رقم

حصۂ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا آنکہ لوح و قلم نقش بست	نبی آنکہ بر عرش و کرسی نشست

کیا تعریف ہو سکتی ہے ایسے منشی لوح و قلم کی جس نے ایک حرف کن سے صفحۂ عالم تسطیر فرمایا اور کیا توصیف ہو سکتی ہے اُس نبی اکرم کی جس کے نقطۂ وجود سے دائرہ ہستی تحریر مین آیا الصلوٰۃ والسّلام علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اگرچہ زمانہ کی ناساعدت اور طوفان بے تمیزی کی شدت نے عام صنعت و حرفت کے امتیازی اثر اور خاص فن خوشنویسی کے اعتباری جوہر کو عرصۂ عالم سے مثل نقش کف پا مٹایا اور بجائے اُسکے خط بائے کلاغ نے رواج پایا ہے

بے قاعدہ جو شے ہے بدتر نہین تو کیا ہے	آئینہ بے جلا ہے پتھر نہین تو کیا ہے
سوراخ ہے وہ دیدہ ہو نور سے جو خالی	عنبر مین گر نہ بو ہو گوبر نہین تو کیا ہے

ہر چند کاتب ہزارون ہین لیکن جب خوشنویس قاعدہ دان نہین تو پھر کتابت مین خوشنمائی کہان ناقدری کی علت خوشنویسون کی قلت پس بدین خیال کہ خوشنویسی کی صفت جاتی نہ رہے خرمن خوشنویسی کے خوشہ چین نے افادت انام و نفع عوام کیلئے کاپی بک کے پانچون حصے اور تنویر شمس و مرقع نگارین و گلدستہ ریاحین تصنیف کیئے اور کئی مرتبہ نظم پروین پنجۂ نگارین گلستان ۔ بوستان ۔ کریما ۔ مامقیمان خالق باری جلی قلم ۔ دیوان حافظ مثنوی مولانا روم وغیرہ کی کاپیان لکھین اور یہ سب کتابین صدہا مرتبہ

چھپین اور کین لیکن بار بار بکثرت طبع ہونے سے حرفونکی ہیأت اپنی اصلی صورت پر باقی نہ رہی گویا حسن خط کے تابناک آئینہ پر کدورت کا غبار آگیا اور خطوط شمس کی نورانی شعاعون پر ظلمت کا ابر چھا گیا نوخطان حروف کی نوک پلک کا کرشمہ جاتا رہا نازک اندامان الفاظ کے دامن رعنائی مین دھبا آگیا ؎

شمس کے دلپسند کیونکر داغ ہو	باغ جب برباد ہو کر زاغ ہو

عملی اشکال کے جزئیہ افراد کو مطابق قواعد کلیہ مقادیر کے بنانا اہم جہات سے ہے اسلیئے کہ جب تک متعلم کو علم و عمل دونون مین دستگاہ کافی نہوگی متعلم کو بتانہ سکیگا بلکہ خاص عملی قوت مین عامل عالم سے بہتر ہے نہ بالعکس کیونکہ جو قوت عامل کو بسبب اُسکے عمل کے بالفعل حاصل ہے وہ عالم کو بوجہ علم کے حاصل ہو سکتی ہے نہ یہ کہ حاصل ہے اسواسطے عامل کو عالم پر تفضیل ہے جیسا کہ اس شعر مین سعدی نے فرمایا ہے ؎

فرق ست میان آنکہ یارش دربر	با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

بنابران منبع فضائل و مجمع محاسن قدر شناس اہل جوہر مرتبہ دان ذی ہنر رئیس اعظم جناب منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو رائے بہادر مالک نولکشور پریس لکھنؤ نے فرمایا کہ تجھے بفضلہ تعالیٰ اس ملکۃ الصناعہ مین کمال ہے اور تو اس فن خوشنویسی کے علم و عمل دونون مین باریک بین و نازک خیال ہے اگر یہ کہا جائے کہ تمام قلمرو ہندوستان بلکہ ولایت ایران و اصفہان مین کوئی تیرے سوا لشکر اعجاز رقمی کا سپہ سالار اور میدان جادہ قلمی کا شہسوار ایسا نظر نہین آتا جو اپنے دعوی کے مطابق حرفون کی باقاعدہ فوج سے سطرونکی صف آرائی دکھائے اور دوات و قلم کا طبل و علم ولیکر صفحۂ قرطاس کے میدان مین بے تکلف سمند خوشنویسی دوڑائے اور تراش و خراش کے خار سے

گل اندامان حروف کے گریبان ودامن کو بچائے تو اسمین ایک سر مو مبالغہ نہین جیسا کہ تیری نسبت خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی نے کہا ہے ؎

خط کشد بر خطِ خوبانِ مخطط خامہ اش	بر صبیحان میزند چشمک بیاض نامہ اش
زندۂ جاوید گردد ہر کہ زان شد کامیاب	آبحیوان ست پنہان در سواد نامہ اش
شمس دین کز پرتوش ہر سطر باشد کہکشان	میرود دامن کشان چون کاکشان چامہ اش

تو کوئی کتاب مفید مگر بطرز جدید خط نستعلیق کی پوری تعلیم مین خاص اپنے قلم اعجاز رقم سے لکھدے کہ جس مین مفردات ومرکبات کے اُصول وقیود اور کشش ودامن کے مقدار وحدود ہون جس سے عام طلبہ فائدہ پائین اور خاص شائقین نفع اُٹھائین ہر چند یہ فرمانا جناب موصوف کا محبت کی راہ سے تھا نہ کہ حقیقت کی نگاہ سے ؎

خطِ شمس مین گریہ جلوہ گری ہے	تجلّی جس سے مہر ومہ ومشتری ہے
فقط اتد ردا تو نکی سے قدر دانی	مین کیا اور کیا میری صنعت گری ہے

من آنم کہ من دانم واقعی فن خوشنویسی بہت مشکل ہے خود میرا تجربہ اس لئیے دعوی ایر شاہد عادل ہے کہ گو میری تمام عمر مشقی نامہ اور نبض شناسی خامہ مین گذری لیکن پھر بھی یہ علت باقی رہی کہ اکثر شبدیز قلم عنان اختیار سے باہر ہو جاتا ہے اور اس شوارگذار میدان کے نشیب وفراز مین ٹھوکرین کھاتا ہے بہر حال (المامور معذور) عوام کی تعلیم و تحصیل اور خاص چشم وچراغ مدائن منشی کشن نرائن جی سلمہ کی تسہیل کے واسطے حلقہ ارشاد سے گوش اطاعت کو مزین کرکے جو کچھ اساتذہ سے ملا اور جو خاص اپنے تجربون اور کہنہ مشقی سے حاصل ہوا جملہ ایجادات تازہ اور اسرار مکتومہ کو اس کتاب مین درج کرکے نام اس باغ ارم کا **اعجاز رقم** رکھا پس جو صاحب اس کتاب سے فائدہ

اُٹھائین مجھے اور بابو جی سلمہ الغفار کو اپنی دعائے خیر مین شامل فرمائین ؎

غیرتِ گلزار رشکِ لالہ زار	باغ ایسا کون ہوگا پر بہار
جو خزان سے تا ابد محفوظ ہو	آؤ دیکھو شمس کا نقش و نگار

اس مین عنبرین موتیان حروف کی ایسی دلکش صورتین ہین جو مردمان چشم حور کو شرمائین اور گل اندامان الفاظ کی وہ دلاویز شکلین ہین جو معشوقانِ پری فریب کو دیوانہ بنائین خوشنویسی اسکا نام نہین کہ نوک پلک بارابر اور حرف نقطونکی پیمائش سے ٹھیک ہو بلکہ جسطرح کسی محبوب حسین مین فطرتی دلربائی اور نازوادا کی کرشمہ نمائی ہو اسیطرح نوخطان حروف کی کشش و دامن مین دم وخم کی رعنائی وزیبائی ہو یہ قلم کی رفتار مستانہ وار کی شوخی کا ایک ایسا جلوۂ دلربا ہے جسکے جذبات خوشنمائی سے کچھ خوشنویس ہی نہین بلکہ ہر ذی ہوش وصاحب نظر والہ وشیدا ہے ؎

جلوہ زارِ حُسن ہے خط کی بہار	دیکھئے جس حرف کو ہے گلعذار
تازگی گل مین کہان ایسی ہے شمسؔ	یہ جواہر جس طرح ہین آب دار

ہان البتہ بقائے کمال عملی کے واسطے یہ امر بھی بہت ضرور ہے کہ روزانہ مشق کیجائے یا شاگردونکو اصلاح دیجائے ورنہ بے مشقی سے (الخط صیدٌ والمشق قیدٌ) آہوئے کمال دم اقتدار مین نہ رہیگا ظاہر ہے کہ اور خطونکی بہ نسبت نستعلیق بہت دشوار فن ہے اثنائے گردش دامن اور کشش مد مین نفس کی حرکت بھی حرف کی صفائی اور زیبائی مین لغزش کی بدنمائی پیدا کردیتی ہے خاص اس خط مین دقت موشگافی اور دوسرے خطون مین صنعت موبافی ہے ؎

نوشتہ بماند سیہ بر سفید	نویسندہ رانیست فردا اُمید
اللہ بس باقی ہوس	فقیر محمد شمس الدین اعجاز رقم لکھنوی

مقدمہ مبادی خوشنویسی کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ ہر فن شروع کرنے والون کو پہلے اُسکے مبادی کا علم ہونا چاہیئے کہ وہ حدود خطی و مقادیر سطحی کے مسائل مقصودہ مین بصیرت حاصل کرنے کے موقوف علیہ ہوتے ہین وہ مبادی پانچ ہین **تعریف خط۔ غرض وغایت۔ بیان موضوع لہ وجہ تسمیہ**۔ پس خط لغت کی روسے لفظ کی صورت بنانا ہے اُس کے حروف تہجی سے جسکو فارسی عبارت مین نوشتہ کہتے ہین کہ یہ ترجمہ کشاف اصطلاحات فنون کی اس عبارت کا ہے الخط بالفتح والتشدید لغۃ تصویر اللفظ بحروف ھجائہ المعبر عنہ بالفارسیۃ "بنوشتہ" اور اصطلاح خوشنویسی مین خط اُسکو کہتے ہین جو صورت حرفی بلالحاظ نقطون کے بقید حدود دوری و مقادیر سطحی قلم سے لکھی جائے۔

غرض وغایت بدخطی کے عیوب سے دست و قلم کو بچا کے خوبصورت حرف لکھنا ہے۔

موضوع لہ صورت حرف سطحی ہے جو بغیر عمق کے قابل عرض و طول ہو اس واسطے کہ اسکے عوارض ذاتیہ یعنی حدود و مقادیر سطحیہ کی کیفیت سے بحث کی جاتی ہے۔

نام و واضع جاننا چاہیئے کہ جاہلیت عرب کے زمانۂ قدیم مین سلف سے بایجاد حضرت ادریس علیہ السلام خط معقلی چلا آتا تھا بعد اُسکے خط کوفی کا رواج ہوا پھر اُس کے بعد سن تین سو دس ۳۱۰ ہجری مین خطاط ابن مقلہ نے خط معقلی اور کوفی مین سے کچھ تصرف کرکے چھ خط اختراع کیئے ثلث۔ ریحان۔ توقیع۔ محقق۔ نسخ۔ رقاع۔ اور ہر خط کے واسطے ایک صورت قرار دی پھر اُسکے بعد بمرور ایام خوشنویسون نے توقیع و رقاع سے کچھ تراش و خراش کرکے ساتوان خط تعلیق نکالا جسکی تفصیل اس قطعہ مین قلمبند ہے ۵

ابن مقلہ وضع کرد این شش خط از خطِ عرب	ثلث و ریحان و محقق نسخ توقیع و رقاع
بعد ازان از خط توقیع و رقاع اہل عجم	ہفتمی خط دگر تعلیق کردند اختراع

اس مجموع خط کا نام ہفت قلم یا ہفت خط ہے بعد اسکے آٹھوان خط نستعلیق کہ مبحوث عنہ اور مقصود ہمارا یہی ہے امیر تیمور گورگان بادشاہ صاحبقران کے عہد حکومت مین کہ یہ زمانہ فن خوشنویسی کے کمال قدردانی اور گوہر خوشخطی کے نہایت جوہر شناسی کا تھا نقطۂ دائرہ حروف دل آویزی خواجہ میر علی تبریزی نے بلاد ماوراء النہر مین ایجاد کیا۔ وجہ تسمیہ نستعلیق مرکب تراجی ہے اسواسطے کہ اصل مین نسخ و تعلیق تھا کثرت استعمال کے سبب سے اصل سے نخ اور دا کی تخفیف کردی گئی نستعلیق ہوگیا اور چونکہ نسخ بمعنی نگارش و تعلیق بمعنی آویزش ہے لہذا اس خط کا نام نستعلیق رکھا کہ اس خط کے حروف دور اور دامن کے ساتھ لٹکے ہوئے لکھے جاتے ہین اور نیز یہ خط بہ نسبت اور خطون کے نازکی باریکی رعنائی زیبائی کے سبب دلچسپ ہے اور سب خطونکا ناسخ بھی ہے۔

قلم کا بنانا و گرفت قلم

قلم کو اس طرح تراشو کہ دہنے اور بائین پہلو سے اُسکو بتدریج کاٹتے لاؤ یہانتک کہ جسقدر موٹا یا مہین بنانا منظور ہو بجائے بیچ مین شگاف دو اور پھر قلم صاف کرکے تیز چاقو سے قط گیر پر قط لگاؤ۔ قط اس صورت سے دینا چاہیئے کہ اوپر اور نیچے کی نوک اتنی کٹے کہ قدرے ترچھا پن باقی رہے۔

گرفت قلم بیچ کی اُنگلی پر قلم کو رکھو انگوٹھا اور اُس کے پاس والی انگلی سے قلم کو ملائمت سے پکڑو اور بائین ہاتھ سے تختی وصلی یا کاغذ کو لیکر پھر دہنے زانو پر رکھ کر لکھو۔

قواعد نقطہ و قط

تعریف نقطہ کی یہ ہے کہ قلم سے چارون طرف چوکھٹا اور ترچھا بناؤ اسکو نقطہ کہتے ہین شکل اُسکی یہ ہے (◇) اور نقطے پانچ قسم کے ہوتے ہین اُنکی صورتین یہ ہین۔

(۱) نقطہ چوکھٹا ترچھا (◆) اور دو نقطے ملے ہوئے نیچے اوپر (◆◆)

(۲) نقطہ کو ترچھا اوپر سے نیچے کو آہستہ آہستہ قلم کو اُتارتے لاؤ۔

(۳) نقطہ کو ترچھا نیچے سے گول اوپر سے خالی تھوڑا تھوڑا کرتے لاؤ اسکو نقطہ مدرجا نو (●)

(۴) نقطہ کو کھڑا اس طرح بناؤ کہ ڈھنے اور دائین طرف کونے نہون تھوڑی ڈھنے بائین گولائی ہو (●) اس نقطہ کو معکوس بھی کہتے ہین۔

قط اُسکو کہتے ہین کہ اوپر اور نیچے کی نوکین قلم سے برابر جا کر کسی کاغذ یا وصلی یا تختی پر لکھین صورت اسکی یہ ہے (/) قط اُصولِ خوشنویسی ہے کہ پیمائش قامت طول و عرض اسی سے کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑھتا گھٹتا نہین اسواسطے ناپ قط سے رکھی گئی ہے اور نقاط مذکورۂ بالا جنکی صورتین اوپر لکھی گئی ہین پیوند اور وصل و فصل وغیرہ مین کام آتے ہین

نشست و کرسی

جلی حرفون کی مشق سے خفی کتابت کی خوشخطی مقصود ہوتی ہے اور جلی خط مین بھی کمال حاصل ہوتا ہے اگرچہ بعض لوگ خفی خوب لکھتے ہین مگر جلی نہین لکھ سکتے اور بعض بالعکس اسکے جلی لکھتے ہین اور خفی نہین لکھ سکتے لیکن خوشنویسی کا کمال یہی ہے کہ دونون خط لکھنے پر قدرت ہو ورنہ اُسکے کمال مین نقصان رہیگا پس جب مبتدی مفردات اور مرکبات

کو بقلم جلی لکھ چکا اور اُسمین اُسکو ملکہ اور دستگاہ حاصل ہوئی تو اب متوسط خفی قلم کی مشق بھی ضرور ہے سطور کے مطابق جو آگے لکھے ہین اور حرفونکی نشست و کرسی کا ضرور لحاظ رہے کیونکہ بغیر اسکے سلسلۂ سطور مین بہت بڑا فتور پڑ جاتا ہے اور ساتھ ہی اُسکے حرفونکی زمین بخشی بھی رہے جب ایک خط کرسی پر ب اور ف اور ک اور ھ اور ے اور دوسرے حرفونکی مد یا جو مد دار ہین لکھی جائین برابر واقع ہون تو ضرور ہے کہ سلسلہ حرفون کا درست اور سطر بھی سیدھی اور رہین سے ٹیڑھی اور لہرائی ہوئی نہو اور سطر کے درمیان بھی کوئی حرف اونچا نیچا نہو اور دامن اور دائرے ج ع س ش ص ق ل ن ی یہ سب نیچے والی لکیر سے ملے رہین ۔ د ر ذ ز م و ہ انکا پیچ کا حصہ خط کرسی پر رہے کرسی ش ط ک لہ ل کرسی ھ لا ے اوپر کی لکیر سے سر برابر رہین۔ ہان البتہ بضرورت آخر سطر مین کسی حرف کو چڑھا کے لکھدینا درست ہے مگر گرجانا بڑا عیب ہے ۔

نوٹ صفحہ ۱۷-۱۸ کو دیکھو جس مین نشست و کرسی وصل و فصل بتا دی ہے ۔

ا

الف تین قط کھڑا بغیر عمق کے عرض و طول ہے موٹا آدھ قط قدرے خم بائین طرف اور ابتدا سے انتہا باریک الف جانب بالا مائل براست و جانب زیرین مائل بچپ اور قلم کو کاغذ پر رکھکر نیچے کو کھینچین کہ کھڑا رہے

ب

بے کو رچھے قلم سے شروع کرین بتدریج پورے قط پر تمام کرین نوک ایک قط مدکی لمبائی گیارہ قط آخر اُسکا گول کرین اگر ایک قط آخر پر لگا کر نوک سے ایک لکیر کھینچین تو آخر نقطہ سے ملجائے اور بیچ مین ڈیڑھ قط جگہ رہے پیٹ مین قدرے گھراؤ ہے اسکو مقعر کہتے ہین اور پیٹھ مین نیچے قدرے خم ہے بے گیارہ نو یا سات نقطہ تک دراز ہوتی ہے اُسکا آخر گول ہوتا ہے اور شروع مین ایک قط کی نوک ہے پڑے پھیلاؤ کو مد کہتے ہین۔ اور بے پانچ نقطہ سے دو نقطہ تک چھوٹی ہوتی ہے اُسکو ناخنی بھی کہتے ہین اول آخر مین نوک آدھ آدھ قط کی لگائین اور بیچ مین ایک قط جگہ رہے ترچھے قط سے لکھین اثنائے مدات و کشش یا حالت دور دامن و دائرہ کی گردش مین قلم کو سانس روک کر لکھنا ضرور ہے ورنہ تنفس کی ذراسی حرکت بھی حرف کی صفائی اور زیبائی مین بڑا نقصان پیدا کرتی ہے۔

ہم شکل حروف ب جتنے ہین اور	لکھنے کا ہے سبکے ایک ہی طور

ج

جیم کی نوک آدھ قط ترچھی اور ایک نقطہ پڑا (ـــ) جو نوک سے ملاہے وہ آدھ قط موٹا ہے بعدہ ایک لکیر خم دار تین قط کی ہے اُس کو اصطلاح مین گردن کہتے ہین اُسمین ایک لٹکاؤ ملا ہے اوپر سے نیچے کو بتدریج موٹا کرتے لاؤ یہانتک کہ ڈھائی قط ہو جائے پھر اسیطرح نیچے سے اوپر کو چڑھاتے جاؤ کہ دونون پلہ ملکر برابر ہو جائین آخر مین نوک آدھ قط اور جیم مع گردن ۶۔ قط پیٹ مین ۴۔ قط جگھ اور اگر ایک لکیر نوک سر سے آخر گردن تک کھینچین وہ ملجائے گردن اور نوک سر کے بیچ مین ایک قط جگھ ہے دامن جیم و عین ایک صورت کے ہین دامن اور دائرہ مین یہ فرق ہی کہ جسکے قلم کی روش دہنی جانب ہے وہ دامن ہے اور جسکی روش بائین طرف وہ دائرہ ہے یہ فرق تمیز کے واسطے کافی ہے۔ بوجہ گردن اور دور بڑے ہونیکے دامن بڑا اور دائرہ چھوٹا ہوتا ہے۔

د

نقطۂ خمیدہ کو اوپر سے آہستہ آہستہ نیچے لاؤ اور ڈیڑھ قط کی مقدار رکھو اُس کے بعد اُسمین رے پڑی لگاؤ دو قط کی اور دال کے بیچ مین دو قط کھڑی جگھ رہے گہراؤ مین ایک قط بعد اُس کے سامنے سے (رے) پڑی اوپر سے نیچے کو اُتری ہوئی اور لمبی دو قط
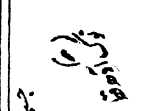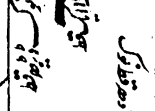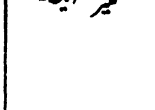
کی دونون ایک صورت اور ایک رُخ کی ہین جسیم دال ۳۔ قط جسم رے دو قط

ذ ز

ذال مین قلم کو اوپر سے نیچے کو لاؤ مقدار ایک قط کے اُسمین زے لگاؤ اور بیچ مین ایک قط جگہ رہے اور زے دو قط کھڑے ترچھے رُخ سے ملاکر کھینچو یہانتک کہ ڈیڑھ قط ہوجاے اُسکو اصطلاح مین پرّا کہتے ہین جسم ذال ۲۔ قط جسم زے ۳۔ قط ذال اور زے کا پرّا ایک ہی صورت کا ہے

س

پہلا دندانہ آدھ قط دوسرا ایک قط مثل نقطہ ملے ہوے کے اونچا نیچا اسمین ایک لکیر کھڑی ڈیڑھ قط کی ہے قدرے خم اسکو اصطلاح مین گردن کہتے ہین اُسمین ڈھائی قط کا لٹکاؤ ہے اُسکو ترچھے قلم سے شروع کرین اور بتدریج نیچے کو اُتارتے لائین یہانتک کہ ڈھائی قط کا دور پورا ہوجاے پھر کھڑے قلم سے اُسی ڈھائی قط کو اوپر بتدریج چڑھاتے جائین یہانتک کہ دونون پلّہ اُتار اور چڑھاؤ کے برابر ہوجائین جب آخر مین نوک ایک قط کی لگائین اور دائرہ مین بضیہ نیچا ہے شروع لٹکاؤ سے آخر تک بیچ مین تین قط جگہ رہے اور جسم دائرہ مع گردن و نوک ۷۔ قط اور شروع گردن سے آخر دائرہ تک ایک لکیر کھینچین آخر کی نوک آدھ قط کم رہے۔ دائرے س ش ص ض ل ن وغیرہ ایک ہی

صورت کے ہین گردن چھوڑ کر۔ دائرہ چھوٹا اور دامن آدھ قط بڑا ہوتا ہے
فرق بڑے چھوٹے کا ضرور رکھنا چاہیئے کیونکہ جسکی روش بائین طرف ہے
اسکو دائرہ اور جسکی روش دھنی طرف ہے اُسکو دامن کہتے ہین۔

ش

کشش شین ترچھے قط سے شروع کرین تھوڑا تھوڑا بڑھاتے چلے جائین
یہانتک کہ چھ قط اُتر جائے پھر اُسمین بے ۵ قط کی ملا کر کشش کو پورا کرین
اور دائرہ سین لگائین اور کشش کو تین قط اُتارین۔ ترچھے کھچاؤ
کو کشش کہتے ہین۔ اور بڑے کھچاؤ کو مد کہتے ہین۔

ص - ط

سر صاد کی لکیر ایک قط نقطہ مدور ایک قط اور بے ناخنی ۲ قط بیچ مین سفیدی
ڈیڑھ قط بعدہ دائرہ سین لگائین جسم سر صاد ۴ قط الف سر طا تین قط
اور ایک نقطہ مدور نیچے رسے افتادہ ملی ہے جسم طا ۶ قط۔

ع

سر عین آدھ قط بڑا اور آدھ قط چھوٹا دونون ملکر ایک قط اور نیچے سے خالی اوپر سے
قدرے گول بعدہ ایک نقطہ مدور نیچے سے گول اوپر سے خالی آغوش سر
مین ایک قط جگہ اور جسم سر عین ۲ قط اور آدھ قط نوک جو نقطہ مدور سے

ملی ہے۔ایک نقطہ مدور جو سر عین کا ہے اور دو نقطہ گردن کے ملکر تین نقطہ کی گردن ہوئی جسم مع نوک ۹ قط اور دامن مثل جیم کے ہے۔

ف

فے کا سر نیچے گول اوپر سے خالی دوبارہ قلم اسپر اس طرح سے لائین کہ نیچے اور اوپر کی گولائی پوری ہوجاے پڑے رُخ کی طرف سے ایک قطا اور کھڑے رُخ کیطرف سے سوا قط رہے بعدہ بے دراز یا خُرد لگائین۔ نقطہ کا رُخ ترچھا سر قا اور بے کے بیچ مین ایک نقطہ جگہ رہے

ق

سر قاف ایک نقطہ مدور نیچے سے گول اوپر سے خالی جب دوبارہ اُسپر قلم کو لائین وہ بھی اوپر سے گول ہوجاے مقدار سر ایک قط پڑا اور سوا قط کھڑا اسمین گردن نہین ہے لٹکاؤ اور پھیلاؤ مین ۴۔ قط جگہ اور جسم ۷۔ قط بعض نے آخر مین سر جیم لگا کر دامن جیم نکالا ہے۔

ک گ

کاف مثل الف کے اور اسمین بلے دراز ملی ہے اور اگر بائے خرد ملائین تو وہ بھی اسیطرح سے اور الف مین مرکز اس طرح سے لگائین کہ الف اور مرکز کی دونون نوکین آپسمین ملجائین اور موٹائی مرکز کی آدھ قط

اور مرکز کا قطر اس مربع کا جس کا ہر ضلع برابر ہو اگر مرکز پانچ قط کا ہے تو
تین قط اُترے اور اگر مرکز چار یا تین کا ہے ۲ قط اُترے ۔

الف گاف تین قط کا اور نیچے الف کے ایک نقطہ ملائین پھر آخر مین نوک
لگائین ادھر اُدھر کے کونے گول رہین اور گاف اُلٹا بھی بنجاے ۔

ل

الف لام ۵ قط کا بائین جانب قدرے خم موٹائی آدھ قط اور نوک الف
جانب بالا مائل بچپ و جانب زیرین مائل براست یعنی ضالف بسبب
بڑے اور کھڑے ہونے الف کے لام کی صورت بدلگئی تاکہ دور دائرہ
اُسمین کھچ جاے اور نوک آخر ڈیڑھ قط کی ہے ۔

م

میم کو اسطرح لکھین ایک نقطہ چوکھٹا بنا کر اسپر دوبارہ قلم کو اسطرح کھینچکر
لائین کہ وہ نقطہ اوپر سے آدھا کھلا رہے اور آدھا بند ہوجاے اور
اسمین آدھا دائرہ ملائین لام اُلٹا بنجاے دُنبالہ اوپر سے موٹا نیچے سے پتلا گاؤ دُم

ن

الف نون کا دو قط موٹائی نصف قط اندر قدرے خم اسمین گردن نہین ہے
نوک آخر کی ایک قط اور الف سے آخر کی نوک ایک قط نیچی ہے اور دائرہ مثل
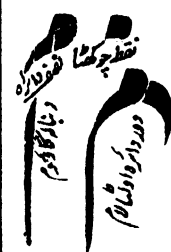
سین کے اور الف سے لٹکاؤ کو اسطرح ملائین کہ اُسمین کھپجائے۔

و — ہ

واو مثل سر قاف رے ڈیڑھ قط اور رے پر یار کو اسطرح ملائین کہ اسمین ملجائے ہائے مدور کا سر مثل ذال کے اور نیچے سر صاد معکوس کا ہے بیچ مین سفیدی طولاً و عرضاً ایک ایک قط اور آخر کی نوک قط سے ملجائے۔

ھ

دو چشمی کی پانچ شکلین ہین اول نقطہ مدور ایک قط اور موٹا آدھ قط سر آدھا بند اور آدھا کھلا رہے اور نوک نہ ہو بعدہ لکیر ترچھی ایک قط کی اسی نقطہ مدور سے ملی ہے دوم لمبی اور ترچھی ڈیڑھ قط اوپر کو قدرے خم اور ایک لکیر آدھ قط کی اُسمین ملی ہے پھر نیچے لکیر ترچھی ڈیڑھ قط کی اور آخر مین لکیر ایک قط کی ہے اور بیچ مین ایک لکیر ہے جو آخر والی سے ملکر سر فا بنتا ہے اور دوسرے مین سفیدی تین کونے کی اور صورت نسخ کی دال سے ملتی ہے سوم لٹکی ہوئی یعنی آویزہ وار مقدار دو قط چہارم چشمہ اوپر ہے سر صاد اور نیچے ہے وہ سرطا ہے اسکو گربہ چشم بھی کہتے ہین پنجم آخر مین لکیر ہے دو قط لمبی ترچھی چہارم قط موٹی اور درمیان چہارم و پنجم کے ایک ششم مثل شین کے ہے ہائے اول و دوم کے درمیان ایک قط اور سوم و چہارم کے درمیان ایک قط کا فاصلہ ہے۔

لا ـ ء
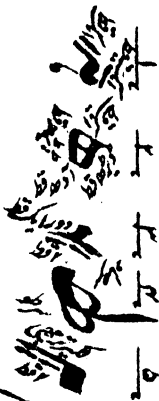
(لا) مثل الف کے اور نیچے سرپائے معکوس ایک نقطہ اور دوسرا بھی مثل الف کے بیچ مین سفیدی آدھ قط پہلا الف قدرے اونچا دوسرا نیچا۔ ہمزہ کی تین شکلین ہین وہ یہ ہین۔

ی

سرپا تر چھے قط سے شروع کرین بتدریج گھٹاتے جائین یہانتک کہ نوک نقطۂ مدور سے ملجاے بعدہ دائرہ لکھین اور نوک آخر دو قط اسمین گردن نہین ہے سرپا دو قط اور نقطۂ مدور کے بیچ مین ایک قط جگہ شروع لٹکاؤ سے آخر چڑھاؤ تک تین قط جگہ ہے۔

ے

راے افتادہ دو قط بعدہ مد گیارہ قط بڑی اگر آخر مین نوک لگائین تو بے بھی بنجاے اور شروع سے آخر کی نوک ایک قط اونچی رہے اور یاے معکوس بھی بنجاے اور یا مثل با کے دراز اور چھوٹی بھی ہوتی ہے اردو مین یاے مجہول لمبی یاے معروف کو دائرہ والی اور یاے دریائی کو قوسی لکھتے ہین اور سر عین بھی نکلتا ہے بیچ مین ایک قط جگہ رہے۔

نشست کرسی وصل و رخ

نوٹ کمترین نے وصلی یا کاغذ کے تین رخ رکھے ہین (پڑا - کھڑا - ترچھا) مقصد ہمارا ترچھا رخ دکھانا منظور ہے بیچ مین لکیرین گنیہ کی کھینچدی ہین اُسکی درمیان مین (ا) لکھا ہے اور ترچھے قط سے رخ لیا ہے سب حروف مفردات اسی الف کے رخ سے ترچھے لکھے جاینگے اور اُنکے کیف و کم کی ہیأت و مقدار وصل و فصل نشست و کرسی کے مطابق عمل کرو۔

نوٹ کسی نے آجتک اِن باتون کی تعلیم کا خیال نکیا اور نہ کوئی قاعدہ اسکا لکھا۔ مگر خاکسار نے بعد فکر بسیار کے محض اپنی جدتِ طبعی وحدتِ ذہنی کے سواد اور کہنہ مشقی کی استعداد سے ایسا قاعدہ بافائدہ لکھا اور حصۂ اول کی بابت مین ہر تختی کے نیچے نئے نئے جوڑون کی تیسری سطر بھی ایسی لکھی ہے کہ جس سے نئے جوڑونکے پیدا کرنے کی استعداد حاصل ہو۔ حرفون کی نشست وکرسی تین نالیون کے اندر لکھی ہے پہلی نالی تین قط کی دوسری ڈھائی اور تیسری بھی ڈھائی قط کی

(ف) جب درمیان یا آخر مین آتی ہے
اندر سے خالی باہر سے گول ہوتی ہے
یہ تینون سرے ہم شکل ہین
(ع) جب درمیان یا آخر مین آتا ہے
تو سر اُسکا اس صورت کا ہوتا ہے۔
یہ چارون پائے ہم شکل ہین
(دامن اور دائرے نیچے والی لکیر سے ملے رہین)
(ر) تین طرح کی ہوتی ہین
دامن اور دائرے نیچے والی لکیر سے ملے رہین۔
(ب) کی تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگادئے ہین
(ی) کا نقطہ قدرے کھڑا ہے
نوٹ کرسی کا ضرور خیال رہے کیونکہ بغیر اسکے سطور مین بہت بڑا فتور پڑجاتا ہے اور ساتھ ہی اُسکے حرفون کی زمین بخشی کا بھی لحاظ رہے۔

(مد) بڑی نے کہنی دار ہوتی ہے اور چھوٹی نے مین (ـسـ) افتادہ ہوتی ہے ۔ (ص) صاد مفرد کے سر بہت سے اس تختی مین ہین ۔

صا صت صب صح صد صس صش صص صط صع

کرسی — یہ مقام لٹکاؤ ہے

لکیر کرسی مین نیچے سے پیالہ الف و نے و دال و کشش دال ولٹکاؤ دائرہ وغیرہ ملے رہین ۔

صق صک صکہ صل صم صن صو صہ صلا صے صی

کرسی

لکیر کرسی مین (نے وکشش میم وکشش دوچشمی و لٹکاؤ دائرہ) نیچے سے ملے رہین ۔

اس مین تین طرح کے سر ہین اسپر نمبر لگا دئے ہین ۔

۱ ا ـ د ـ ک ـ گ ـ ل ـ ہ ـ لا ـ

۲ ج ـ م

۳ ب ـ س ـ ص ـ ط ـ ع ـ ف ـ ن ـ ے ـ

صا صد صا صلہ صا صہ صلا صح صم صو صب صص صط صے صد صق صو

(۹) سر فا مفرد کے بہت سے سرے اس تختی مین ہین —

فا فب فت فج فد فر فس فش فص فط فع فف

فے کی تختی مین (فب کب سب) انکے پیوند مین سر عین مفرد بنتا ہے اور ہم صورت ہین کہنی دار نہین ہین —

فق فک فلہ فل فم فن فو فھ فلا فی

(فی فی طی لی) فے کی تختی مین چار طرح کے سرے ہین اوسپر نمبر لگادئے ہین —

ا الف وکگل لاہ ۲ ب ن ۳ ج م ی ے ۴ س ص ط ع ف ق و

واگمل — فب ر — فجم ن ے — فس ص ع ف و

نوٹ میم کی تختی مین بہت جگہ سرِ صاد کا جوڑ نکلتا ہے۔

ما مص مب مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف

ملائین اس طرح کہ نقطہ آدھا کھلا رہے اور آدھا بند ہو جائے۔

(مہ) سر میم مین پیوند آدھ قط کھڑا (۵) بعد اُسکے آدھ قط قلم کو اوپر اُٹھاکر (۵) نیچے اس طرح کی گولائی رہے کہ سرِ صاد بنجائے اور پیوند مین دونون آدھ قط ملکر (مہ) ایک قط ہو جائین

مق مک مگ مل مہ مم من مو مھ ملا مے می

(م) ج م ی ے کے پیوند ایک صورت کے ہین

میم کی تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگادئے ہین۔

۱ الف د ک گ ل لا

۲ ج م ی ے

۳ ب س ش ص ط ع ف ق و

ما مد مک مج مم مے مب مس مص مط مع مف مق مو

نصف دائرہ
(ا د ک گ ہ ل لا) جو علامت نیچے لگی ہے
یہ پیوند موٹا اسواسطے لکھدیا کہ صورت سمجھ مین آجاے۔
ضرور ہوگی کیونکہ (ہے) کی تختی سے صورت ملتی ہے
پیوند قلم کے موافق ہونا چاہیے۔ پیوند کی موٹائی آدھ قط ہوگی۔
اس وجہ سے فرق رکھا گیا
(ہو) کا پیوند نوک دار ہے
(ہو ہے) کا پیوند نوک دار ہے۔
ہے کی تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگائے ہین۔
۱ الف د ک گ ل لا
۲ ج م ی
۳ ب س ش ص ط ع ف ن ہ

نوٹ جب درمیان مین سر ج ح خ کا آتا ہی اُسین اُلٹے جیم کا سر نکلتا ہی جیسے یہ

نعا تخت شیخ نجد بحر نفس نقش بعض شخط سمع نجف

پیوند ب پ ت ث ن ی وغیرہ ایک قط لمبے اور پون قط موٹے ہوتے ہین اور ہمشکل ہین ۔

حمو مشک میکه مشکل تخم بقم تمیم تفو نمن همه بعی یقی

بع ا م لہ ل ملا نجا په ت بن ز ا ف س ع ط ة

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نوٹ -- پیمانہ ۲۰×۲۶ کا ہو۔ لمبان ساڑھے سات انچ اور چوڑان ساڑھے چار انچ۔ اسکا چوکھا بناؤ۔ اسمیں اوپر اور نیچے تین کونے کا سموسہ قائم کرو ترچھے رُخ کا۔ بعدہٗ تین نالیاں بناؤ۔ پہلی نالی

۳ قط کی اور دوسری تیسری ڈھائی ڈھائی قط کی۔ انمیں اس طرح لکھو کہ سب حروف مع مرکز اور نقطوں وغیرہ کے نالیوں کے اندر آجائیں۔ قلم ایسا ہو کہ بین السطور کا پیٹ بھر جائے نہ زیادہ جلی ہو نہ زیادہ خفی۔ پیمانہ کا لحاظ ہے۔

نوٹ — کمترین اپنے ان قطعات مین بھی تین رخ رکھے ہین (یعنی) پڑا۔ کھڑا۔ ترچھا، ترچھے خط سے رخ کو لیا ہے نشست کرسی ورخ کا بھی ضرور خیال رہے کیونکہ بغیر اسکے سطور مین بہت

اللہ اکبر

چون فراغت ز مفردات آمد

وقت مشق مرکبات آمد

گر تحصیل حسن خط خواہی

ختم او بر مقطعات آمد

ہمہ شمس الدین

بڑا فتور پڑجاتا ہے اور ساتھ ہی اُسکے حرفون کی زمین بختی کا بھی لحاظ رہے حرفون کی نشست کرسی ورخ کو تین نالیون کے اندر تقسیم کر دیا ہے پہلی نالی تین قط کی دوسری ڈھائی قط اور تیسری بھی ڈھائی قط کی

فقیر شمس الدین

ای خالق بلند و پستی
ایمان و امان و تندرستی
علم و عمل و فراخ دستی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یا رب برسالت رسول الثقلین
یا رب بغزا کنندہ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات
نیمے بحسن بخش و نیمے بحسین
رقمہ فقیر شمس الدین

شمس الدین

فقیر شمس الدین

مشقِ شمس الدین بن حافظ شاہ ساکن
شمسی شہ محمود

نوٹ مسطر بناؤ یا ترچھی چار لکیرین پنسل
سے کھینچو پھر اس بین السطور
کے موافق
قلم بناؤ
اور قلم کے قط کے موافق
تینون نالیون کے اندر لکھو باہر نہ جاؤ۔
رقمہ فقیر شمس الدین

اللہ اکبر

این چه شوریست که در دور قمر می‌بینم

همه آفاق پر از فتنه و شر می‌بینم

اسب تازی شده مجروح بزیر پالان

طوق زرین همه در گردن خر می‌بینم

مشقہ شمس الدین بعمر ہشتاد سال

شنیدم که مردان راہ
دل دشمنان هم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام
که با دوستانت خلافست و جنگ
رقمہ شمس الدین